

بیانِ جمعہ کے نکات
(Presentation)



26/09/2025





لعابِ مصطفٰی ﷺ کی برکات

تالیف وتحقیق



نظر ثانی: مولانا شاہد حمید مدنی

پیشکش



ادارہ فیضانِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

عنوانات



الاَسراء: جزءالآیہ ۸۲

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ

ترجمۂ کنزالایمان:

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے

آیتِ مبارک کی وضاحت

اس مقام پر ربّ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو شفا اور اہلِ ایمان کے لیے رحمت قرار دیا ہے۔ وہ قرآنِ کریم جو حضور رحمتِ عالم ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل ہوا اور پھر اس کلامِ پاک کا ایک ایک حرف آپ ﷺ کی مبارک زبان سے نکل کر ہم تک پہنچا۔ جب نبی کریم ﷺ کی زبانِ اقدس سے جاری ہونے والا قرآن شفا ہے، تو سوچنے کی بات ہے کہ آپ ﷺ کے لعاب دہن میں کس قدر شفا اور برکت ہوگی! یہ لعاب زبان کی جڑ سے پیدا ہوتا ہے، اور حضور ﷺ کی زبان تو "کُن" کی کنجی ہے۔ اس زبان کی جڑ سے نکلنے والے لعاب کی شان و عظمت کا عالم کون بیان کر سکتا ہے؟ دیکھیے! جب بزرگانِ دین مسلسل تسبیح و تہلیل، ذکر و اذکار، تلاوتِ قرآنِ مجید اور درودِ شریف میں مشغول رہتے ہیں، خطبہ و نصیحت، ارشاد و ہدایت اور درسِ حدیث و تفسیر میں منہمک ہوتے ہیں، تو ان کے دم و لعاب میں بھی اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماتا ہے اور ان کے دم سے بیمار شفا پاتے ہیں۔ جب یہ اولیاء اُمت کا حال ہے تو پھر نبیِ اُمت، سید الانبیاء ﷺ کے لعابِ اقدس کی برکات و ثمرات و خیرات کا کیا عالم ہوگا؟ وہ یقیناً انسانی عقل و فہم اور قیدِ بیان سے کہیں ماورا ہیں۔

لعابِ مبارک کی مہکتی خوشبو

عام انسان اگر مسواک نہ کرے تو اس کے منہ سے جو سانس باہر نکلتا ہے وہ بدبو دار ہوتا ہے۔ اور اگر مسواک کی پابندی کرے تو بلاشبہ منہ کی بدبو ختم ہو جاتی ہے، لیکن خوشبو پیدا نہیں ہوتی، کیونکہ مسواک کا کام صرف بدبو کو زائل کرنا ہے، خوشبو پیدا کرنا نہیں۔ لیکن یہ دیکھئے کہ ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ ﷺ کے دہنِ اقدس کی شان کتنی بلند ہے کہ آپ ﷺ کے دہنِ مبارک سے نکلنے والی سانس اور لعاب کی خوشبو دنیا کے بہترین عطر سے بھی زیادہ عمدہ اور نفیس تھی۔ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں : صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، وَشَمَمْتُ الْعِطْرَ كُلَّهُ، فَلَمْ أَشَمَّ نَكْهَةً أَطْيَبَ مِنْ نَكْهَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ میں دس برس تک رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا، میں نے ہر طرح کا عطر سونگھا مگر آپ ﷺ کے دہنِ اقدس کی خوشبو سے بڑھ کر کسی خوشبو کو نہ پایا۔ اللہ اکبر! آپ ﷺ تو سراپا خوشبو تھے، اسی لیے آپ ﷺ کا لعابِ مبارک بھی خوشبو کا سرچشمہ تھا۔ یہی نہیں بلکہ کتبِ سیر و حدیث میں بے شمار واقعات ملتے ہیں کہ آپ ﷺ کے لعابِ دہن سے کیسے امراض کی شفا ہوئی، زخم مندمل ہوئے اور بیماریاں دور ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے لعابِ دہن کو بھی امت کے لیے باعثِ شفا بنایا۔ اور اس سے بڑھ کر عظمتِ مصطفیٰ ﷺ اور کیا ہو سکتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی مختلف بیماریوں اور پریشانیوں کے ساتھ بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوتے اور آقا ﷺ، اللہ کی عطا سے، ان سب کا علاج ایک ہی دوا سے فرما دیتے؛ اور وہ دوا تھی آپ ﷺ کا لعابِ دہن!

لعاب دہن اور مولا علی!!

خیبر کے معرکے میں حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ آشوبِ چشم کے باعث ابتداء میں شریک نہ ہو سکے مگر جب لشکرِ اسلام محصور رہا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : کل میں پرچم ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں، اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ صبح ہوئی تو سب کی تمنا تھی کہ

یہ سعادت اسے ملے، لیکن جب حضور ﷺ نے دریافت فرمایا علی کہاں ہیں؟ تو بتایا گیا کہ آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں بلایا، فَبَصَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي كَفَّيْهِ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَيْ عَلِيٍّ نبیِ کریم ﷺ نے اپنی ہتھیلیوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان دونوں سے حضرت علی کی آنکھوں پر پھیرا۔ اور دعا فرمائی۔ فوراً آنکھیں شفایاب ہوگئیں، یوں کہ گویا کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پرچم حضرت علی کو عطا فرمایا اور اللہ نے انہی کے ہاتھ پر خیبر فتح فرمایا۔ (السنن الکبری: حدیث ۸۳۴۹)

اور صرف یہی نہیں بلکہ اس لعابِ اقدس کی برکت سے حضرت علی کو دائمی راحت نصیب ہوئی، جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن سے نہ کبھی مجھے آنکھوں میں تکلیف ہوئی اور نہ ہی سر درد۔ دوسری روایت میں ہے کہ صحابہ کرام نے حضرت علی سے پوچھا: اے علی! آپ موسمِ سرما میں نرم و ہلکا لباس پہنتے ہیں اور موسمِ گرما میں موٹا اور سخت لباس؟ حضرت علی نے فرمایا: کیا تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہ تھے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، تھے۔ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی تھی: اَللّٰهُمَّ اكْفِهِ أَذَى الْحَرِّ وَالْبَرْدِ اے اللہ! اسے گرمی و سردی کی اذیت سے بچا، چنانچہ حضرت علی فرماتے ہیں: فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ ذٰلِكَ کہ اس دن کے بعد مجھے کبھی گرمی اور سردی کا اثر نہ ہوا۔

لعاب دہن اور نابینا صحابی

حضرت حبیب بن ابی فُدَیک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ اُس وقت ان کی دونوں آنکھیں سفید ہوچکی تھیں اور وہ کسی چیز کو دیکھنے کے قابل نہ رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: میں اپنے اونٹ کو سنبھال رہا تھا کہ اچانک میرا پاؤں زہریلے سانپ کے انڈوں پر پڑ گیا، جس کے نتیجے میں میری بینائی جاتی رہی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا تو فوراً ان کی بصارت لوٹ آئی۔ اور لعاب مصطفی ﷺ کی مزید برکت یہ ظاہر ہوئی کہ راوی کہتے ہیں: فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لَابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبْيَضَّتَانِ میں نے انہیں اسّی سال کی عمر میں سوئی میں دھاگا ڈالتے ہوئے دیکھا، حالانکہ ان کی دونوں آنکھیں سفید تھیں۔ (المصنف ابن ابی شیبہ: ۳۱۸۰۴)

حضرت قتادہ کی آنکھ!!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں : اُحد کے دن ہمارے ایک ساتھی حضرت قَتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ زخمی ہوگئی، یہاں تک کہ آنکھ کا ڈھیلا نکل کر رخسار پر لٹکنے لگا۔ ہم انہیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے آئے۔ انہوں نے عرض کیا : یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی زوجہ سے بہت محبت ہے اور اندیشہ ہے کہ اگر اس نے مجھے ایک آنکھ کے بغیر دیکھا تو مجھ سے نفرت کرے گی۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے اپنی مبارک دستِ اقدس سے ان کی آنکھ کا ڈھیلا اُٹھا کر دوبارہ اپنی جگہ پر رکھا اور دعا فرمائی : اَللّٰهُمَّ اکْسِبْهُ جَمَالًا اے اللہ! اسے حسن و جمال عطا فرما۔ چنانچہ وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ روشن ہوگئی۔ حتیٰ کہ جب دوسری آنکھ کو آشوبِ چشم ہوتا تو یہ آنکھ بالکل تندرست رہتی۔ (حلیۃ الاولیاء : صفحہ ۳۳۷)

ٹوٹا بازو، کندھا اور لعاب دہن!!

رسولِ اکرم ﷺ کے لعاب دہن کی برکات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں میں بارہا ظاہر ہوئیں۔ غزوۂ بدر کے دن حضرت خُبَیب بن عَدِی رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہوئے اور ان کا کندھا ایک طرف سے جھک گیا۔ وہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو روایت میں آتا ہے : فَتَفَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَامَهُ وَرَدَّهُ فَانْطَبَقَ یعنی رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ لعاب دہن لگایا، زخم کو باندھ دیا اور کندھے کو واپس اپنی جگہ کر دیا، تو وہ اس طرح جڑ گیا جیسے کبھی ٹوٹا ہی نہ تھا۔ اسی معرکے میں سیدنا معوّذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ابو جہل نے کاٹ دیا۔ وہ بازو اُٹھائے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے۔ حضور ﷺ نے لعاب مبارک لگایا اور بازو کو اپنی جگہ چپکا دیا۔

امام ابن سید الناس رحمہ اللہ فرماتے ہیں : فَجَاءَ يَحْمِلُ يَدَهُ فَبَصَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَلْصَقَهَا فَلَصِقَتْ یعنی وہ اپنا ہاتھ اُٹھائے ہوئے آئے، رسول اللہ ﷺ نے لعاب مبارک لگایا اور اسے جوڑ دیا تو وہ فوراً اپنی جگہ جم گیا۔ گویا ایسا ہوگیا کہ وہ جدا ہی نہ ہوا تھا (عیون الاثر : صفحہ ۳۰۴)

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ اُحد کے دن جب میرے والد شہید ہو گئے تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے محبت و شفقت بھرے انداز میں فرمایا: تم کیوں روتے ہو؟ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ میں تمہارا باپ بن جاؤں اور عائشہ رضی اللہ عنہا تمہاری ماں؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دستِ کرم پھیرا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ جس جگہ سر پر آپ ﷺ کا دستِ مبارک پھیرا گیا تھا وہ بال مرتے دم تک سیاہ رہے اور باقی سب بال سفید ہو گئے۔ مزید فرماتے ہیں: فَكَانَتْ فِي لِسَانِي عُقْدَةٌ، فَنَفَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِي فِيِ فَانْحَلَّتْ مِنْ لِسَانِي میری زبان میں گرہ تھی، تو نبی کریم ﷺ نے میرے دہن مبارک میں اپنا لعاب دہن ڈالا، جس سے وہ گرہ فوراً کھل گئی۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام بحیر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تمہارا نام بشیر ہے۔ (سبل الہدی والرشاد: جلد ۱۰، صفحہ ۱۹)

لعاب دہن غذا بھی ہے!!

لعابِ مصطفی ﷺ جہاں شفا اور رحمت ہے وہاں غذا بھی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے اور اسی بیماری میں آپ کا وصال ہوا۔ عرض کی گئی: جب سے ہماری ملاقات ہوئی ہے میں نے آپ کے پاس سوائے امام حسن اور امام حسین کی محبت کے کوئی شے نہیں پائی۔ حضرت ابوہریرہ نے بیماری کے باوجود حرکت کی اور اس کے بعد بیٹھ گئے اور فرمایا: کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ راستے ہی میں امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی رونے کی آواز آئی جو اپنی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ تیزی سے ان کی طرف بڑھے اور وجہ پوچھی تو عرض کیا گیا کہ ان کو پیاس لگی ہے، مگر پانی دستیاب نہ تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے ایک کو مجھے دو۔ چنانچہ حضرت فاطمہ نے پردے کے پیچھے سے پکڑایا، آپ نے سینے سے لگایا، مگر وہ پھر بھی خاموش نہ ہوئے، تو آپ ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک ان کے دہن میں دی، فوراً سکون پا گئے اور رونا ختم ہوگیا۔ پھر دوسرے کو بھی اسی طرح لیا اور وہ بھی سیراب اور مطمئن ہو گئے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا میں ان دونوں سے محبت نہ کروں، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے ساتھ یہ شفقت و محبت کرتے دیکھا ہے؟ (المعجم الکبیر: ۲۶۵۶)

درود وسلام کی فضیلت

سید احمد انصاری مالکی رحمہ اللہ شرح علی صلوات القُطُبِ الدُّرْدِیْر میں فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات شریف کی تالیف کا سبب یہ ہے کہ اس کے مؤلف، شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ ایک مرتبہ نماز کے لیے اٹھے اور وضو کرنا چاہا۔ کنویں کے پاس گئے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہ پایا۔ اسی دوران اوپر ایک مکان سے ایک بچی نے آپ کو دیکھا اور کہا: آپ وہ ہیں جن کی خیر و برکت کے ہر طرف چرچے ہیں، اور آج آپ کنویں سے پانی نکالنے کے معاملے میں بے بس کھڑے ہیں! پھر اس بچی نے کنویں میں تھوک ڈالا تو فوراً پانی اوپر آگیا اور کثرت سے بہنے لگا۔ شیخ الجزولی نے وضو فرما کر اس بچی سے پوچھا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتاؤ یہ مرتبہ تمہیں کس عمل سے ملا؟ تو وہ بچی بولی: بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلٰى مَنْ كَانَ إِذَا مَشٰى فِي الْبَرِّ الْأَقْفَرِ تَعَلَّقَتِ الْوُحُوْشُ بِأَذْيَالِهِ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ مرتبہ اُس ہستی پر کثرت سے درود پڑھنے کی برکت سے ملا ہے، جو جب بے آب و گیاہ ویران بیابان سے گزرتے تھے تو وحشی جانور بھی اُن کے دامنِ رحمت سے لپٹ جایا کرتے تھے۔ یہ سن کر شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ نے عہد کیا کہ میں ضرور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی فضیلت پر ایک عمدہ کتاب تصنیف کروں گا۔ چنانچہ آپ نے دلائل الخیرات شریف مرتب فرمائی۔ (سعادۃ الدارین: صفحہ ۱۵۹)

